# محبت اہلبیتؑ اور اطاعت

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی نقوی صاحب قبلہ طاب ثراہ

کوئی شک نہیں کہ اہلبیتؑ معصومین علیہم السلام کی محبت باعث نجات ہے۔ مگر محبت کے لئے اطاعت ایک لازمی تقاضہ ہے۔ بغیر اطاعت محبت کے دعوے کو خود اہلبیتؑ نے نا قابل قبول قرار دیا ہے۔

**پہلی حدیث:** علیؑ بن محمدؑ نے امام جعفر صادقؑ سے کہا: ''کچھ لوگ آپ کے دوستوں میں سے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں نجات کی امید ہے۔''

حضرت نے فرمایا:

''یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ وہ ہمارے دوست نہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن پر امانی یعنی خیالاتِ خام نے غلبہ کرلیا ہے۔ جو کسی شئے کا امیدوار ہوتا ہے وہ اس کے حصول کے لئے کام بھی کرتا ہے اور جو کسی چیز سے ڈرتا ہے وہ اس سے بھاگتا ہے۔''

یاد رکھنا چاہئے کہ یہ امانی کا لفظ وہی ہے جو قرآن میں یہود و نصاریٰ کے بارے میں استعمال کیا گیا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ بہشت میں نہیں داخل ہوگا مگر وہی جو یہودی اور نصرانی ہو۔ یہ ان کے امانی، خیالات خام ہیں۔ کہو کہ تم اپنے اس دعویٰ کا ثبوت پیش کرو، اگر سچے ہو۔

اسی لفظ کو پھر قرآن مجید نے تمام مسلمانوں سے مخاطب ہوکر استعمال کیا:

نہ تمہارے خیالِ خام سے کچھ ہوتا ہے اور نہ یہود و نصاریٰ کے خیالات خام سے۔ جو برے کام کرے گا اس کو ان کی سزا ملے گی اور اسی امانی کے لفظ کو امامؑ نے اپنے مدعیانِ ولایت کے بارے میں صرف کردیا ہے۔

**دوسری حدیث:** محمد بن مسلم۔ امام محمد باقرؑ کا ارشاد ہے: ''دیکھو اِدھر اُدھر نہیں بہکو۔ بخدا ہمارے شیعہ صرف وہی ہیں جو اللہ کی اطاعت کریں۔''

**تیسری حدیث:** جابر کی روایت۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: ''بخدا ہمارے شیعہ صرف وہ ہیں جو فرائض الٰہیہ کا خیال رکھیں اور اس کی اطاعت کریں۔ اے جابر! شیعوں کی تو پہچان ہی یہی ہے کہ ان میں ذیل کے اوصاف پائے جائیں:

جھک کر ملنا، انکسار سے کام لینا، امانتداری، ذکر الٰہی کی زیادتی، روزہ، نماز، والدین کے ساتھ حسن سلوک، پڑوس میں جو غریب، فقیر، قرض دار اور یتیم رہتے ہوں ان کی خبر گیری کرتے رہنا، زبان کی سچائی، قرآن کی تلاوت اور زبان کو روکنا سب سے مگر نیکی کے ساتھ۔ اور یہ لوگ ہمیشہ اپنے قوم وقبیلہ کے نزدیک اتنے قابل اعتماد ہوتے تھے کہ ان کے پاس امانتیں رکھوائی جاتی تھیں۔ آخر میں حضرتؑ نے فرمایا: ''خدا کی قسم، اے جابر! کوئی شخص اللہ کی بارگاہ میں اطاعت کے بغیر تقرب حاصل نہیں کرسکتا اور ہمارے پاس آتش جہنم سے بچانے کا کوئی پروانہ نہیں ہے اور نہ اللہ کے مقابلہ میں کسی کی حجت چل سکتی ہے۔ جو اللہ کی اطاعت

(بقیہ صفحہ ۴۷ پر)

جیسے مشاہیر ادب کلامِ علیؑ کے خوشہ چیں رہ چکے ہیں۔

شہے کہ می گذرد از سپہر افسر اُو
اگر غلام علیؑ نیست خاک بر سرِ اُو

حضرت علیؑ کی شخصی عظمت کا تذکرہ کرتے ہوئے مشہور مورخ مسعودی لکھتا ہے کہ چوتھی صدی ہجری تک کسی سلطان وخلیفہ کا نام ''علیؑ'' نہیں ہوسکا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے کہ تم میں سب سے بڑا جج علیؑ ہے۔

رئیس احمد جعفری نہج البلاغہ کے ترجمے میں لکھتے ہیں:

''تاریخ اسلام علیؑ جیسا ایمان مجسم، خاندان نبوت کے علاوہ پیش نہیں کرسکی۔''

''دعوت الی اللہ، تصور للّٰہیت، خلوص عمل، اثر آفرینی کا جو رچابسا شعور علیؑ کی عبارتوں میں ہے اس کی مثال مشکل ہے، علیؑ کے بلند درجہ نفسیات، معیاری تعلیمات اورفوق الادراک اندازوں کی اہمیت کا کوئی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان میں کس طرح واقعیت واثر آفرینی ہے۔ درحقیقت ابھی علیؑ اوران کے نفسیات کا پورا جائزہ نہیں لیا جاسکا ہے ورنہ انسانیت علیؑ کے قدموں پر جھک جاتی ہے۔''

❁❁❁

---

**بقیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔محبت اہلبیتؑ اوراطاعت**

کرے وہ ہمارا دوست ہے اور جو اللہ کی نافرمانی کرے وہ ہمارا دشمن ہے۔ اور ہماری ولایت کا فائدہ صرف عمل اور پرہیزگاری سے حاصل ہوسکتا ہے۔''

**چوتھی حدیث:** عمر بن خالد۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: ''اے آل رسولؐ کے شیعو! تمہیں تو دنیا کے لئے مثال ہونا چاہئے کہ آگے بڑھنے والے اور پیچھے رہنے والے سب تمہاری طرف پلٹ کر آئیں۔''

پھر فرمایا: ''خدا کی قسم! ہمارے پاس اللہ کی طرف سے آتش جہنم سے بچانے کا پروانہ نہیں ہے اور نہ ہمیں اللہ کے ساتھ کوئی رشتہ داری ہے۔ نہ اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت چل سکتی ہے اور نہ اللہ کی بارگاہ میں تقرب کا اطاعت کے سوا کوئی ذریعہ ہے۔ جو تم میں سے اللہ کی اطاعت کرنے والا ہو اسے ہماری ولایت فائدہ پہنچا سکے گی اور جو تم میں سے اللہ کی نافرمانی کرتا رہے گا اسے ہماری ولایت کے دعوے سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ خبردار دھوکا نہ کھاؤ۔ خبردار دھوکا نہ کھاؤ۔''

❁❁❁

حضرت مرسل اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

**تم میں سب سے اچھا وہ ہے جس نے قرآن کا پڑھنا سیکھا اور دوسروں کو پڑھایا۔**